106498 - روزے اور عید میں مسلمانوں کا اتفاق و اجتماع شرعی مطلب ہے اور یہ کیسے ہو سکتا ہے

سوال

رمضان المبارك كى ابتدا اور اختتام ميں مسلمان متحد كيوں نہيں ہوتے، اور يہ كيسے ہو سكتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

" بلاشك و شبہ روزے اور عيد الفطر ميں مسلمانوں كا متحد ہونا ايك اچھى چيز ہے اور سب كو محبوب و پسند ہے اور جتنا ممكن ہو سكے شرعى مطلب بھى يہى ہے، ليكن يہ دو طريقوں سے ہو سكتا ہے:

پہلا:

سب مسلمان علماء حساب پر اعتماد كرنا چھوڑ ديں جس طرح كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم اور سلف امت نے حساب پر عمل نہيں كيا، اور وہ سب رؤيت ہلال پر يا پھر ايام كى تكميل پر عمل كرنے لگيں جيسا كہ صحيح احاديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بيان فرمايا ہے، اور شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ نے مجموع الفتاوى (25 / 132 - 133) ميں علماء كا اتفاق بيان كيا ہے كہ رمضان اور عيد وغيرہ كے ثبوت ميں فلكى حساب پر اعتماد كرنا جائز نہيں.

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح البارى ميں باجى رحمہ اللہ سے سلف رحمہ اللہ كا اجماع نقل كيا ہے كہ فلكى حساب پر اعتماد نہيں كيا جا سكتا، اور بعد والوں كے ليے ان كا اجماع حجت ہے "

فتح البارى (4 / 127).

دوسرا:

وہ رؤيت ہلال كے اثبات ميں كسى بھى ايسے ملك كى رؤيت پر اعتماد كا التزام كريں جو شريعت اسلاميہ پر عمل كرتا ہو، اور شرعى احكام كا نفاذ كرتا ہو، چنانچہ جب اس ملك ميں شرعى گواہيوں كے ساتھ رؤيت ہلال ثابت ہو جائے تو وہ اس پر عمل كريں تا كہ اس حديث پر عمل ہو:

تم چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی عید الفطر مناؤ، اور اگر آسمان ابر آلود ہو جائے تو تعداد پوری کرو "

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہم پڑھے ہوئے نہیں اور نہ ہی حساب کتاب جانتے ہیں، مہینہ اتنا اتنا اتنا ہوتا ہے، اور آپ نے اپنے ہاتھ سے تین بار اشارہ کیا، اور تیسری بار انگوٹھا بند کر لیا، اور فرمایا: مہینہ اتنا اتنا اتنا ہوتا ہے، اور اپنی ساری انگلیوں کے ساتھ اشارہ کیا"

نبی کریم صلی اللہ کا مطلب تھا کہ مہینہ انتیس اور تیس یوم کا ہوتا ہے.

اس موضوع کے متعلق احادیث بہت ہیں، جن میں ابن عمر اور ابو ہریرہ اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم وغیرہ کی احادیث شامل ہیں.

اور یہ معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خطاب اہل مدینہ کے لیے خاص نہیں، بلکہ یہ ساری امت کے لیے سب علاقوں اور ملکوں میں بسنے والوں کو قیامت تك کے لیے حکم ہے.

اس لیے جب یہ دو چیزیں متوفر ہوں تو سب اسلامی مالك کے لیے رمضان اور عید میں اکٹھے ہونا ممکن ہو سکتا ہے ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی اس کی توفیق دے، اور انہیں شریعت اسلامیہ نافذ کرنے اور شریعت کی مخالف اشیاء کا انکار کرنے کی توفیق دے.

اور اس میں کوئی شك نہیں کہ یہ چیز ان پر واجب و ضروری ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

}قسم ہے تیرے پروردگار کی یہ اس وقت تك مومن نہیں ہو سکتے جب تك کہ آپس کے تمام اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، اور پھر آپ ان میں فیصلہ کر دیں ان میں سے کسی کو اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ اسے قبول کر لیں {النساء (65).

اور اس موضوع میں جتنی دوسری آیات ہیں ان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے، اور بلاشك و شبہ یہ بھی ہے کہ امت مسلمہ کا اس شریعت اسلامیہ کا اپنے سارے معاملات میں نافذ کرنے میں ہی ان کی اصلاح اور ان کی نجات و کامیابی اور اکٹھے ہونے کا باعث ہے، اور اسی میں ان کے دشمن کے خلاف ان کی مدد و نصرت اور دنیا و آخرت میں کامیابی و سعادت پائی جاتی ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ان کا شرح صدر فرمائے، اور اس پر ان کی معاونت کرے، یقینا اللہ سبحانہ و تعالی سننے والا اور قبول کرنے والا ہے " انتہی

فضيلة الشيخ عبد العزيز بن باز رحمه الله.